حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آئرلینڈ نیشنل اسمبلی کے سپیکر کی ملاقات

نیشنل اسمبلی کے سپیکر Hon. Sean Barrett پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ موصوف نے حضور انور کو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور بتایا کہ یہاں آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ سے میرا تعارف ہے اور میں کمیونٹی کے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ آپ کی کمیونٹی اگرچہ چھوٹی ہے اور تعداد کم ہے لیکن بڑی فعّال اور مستعد ہے اور میں یہاں جماعت کے جلسہ سالانہ میں بھی شامل ہو چکا ہوں اور جماعت کے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' سے بہت متأثر ہوں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ قبل ازیں وزیر دفاع بھی رہے ہیں۔ سپیکر نے بتایا کہ انہوں نے افریقہ کے ملک روانڈا کا سفر کیا ہے اس حوالہ سے انہوں نے افریقہ کے بعض مسائل اور مشکلات کا ذکر کیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں خود افریقہ میں رہا ہوں، آٹھ سال غانا میں رہا ہوں۔ حضور انور نے جماعت کے ترقیاتی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ میں جماعت نے بڑی تعداد میں سکول اور ہسپتال قائم کئے ہیں اور غریب لوگوں کو تعلیم اور فری علاج کی سہولتیں مہیّا کی ہیں۔ اسی طرح افریقہ میں غریب لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیّا کرنے اور بجلی مہیّا کرنے پر بھی کام ہو رہا ہے۔ حضور انور نے جماعت کے مختلف رفاہی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ افریقہ کے مختلف ممالک میں ہم ماڈل ویلج (Model Village) تعمیر کر رہے ہیں۔ اور پینے کا صاف پانی Tap کے ذریعہ مہیّا کیا جا رہا ہے۔ سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیّا کی جا رہی ہے۔ مسجد اور کمیونٹی سینٹر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ گرین ہاؤس بنایا گیا ہے تا کہ گاؤں والے اپنی ضرورت کے مطابق کاشت کر سکیں۔ اسی طرح Paved Streets بھی بنائی گئی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے تمام رفاہی پروگرام بغیر مذہب و ملّت اور بغیر رنگ و نسل کی تفریق کے ہیں اور ہر شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو وہ ان سے استفادہ کرتا ہے۔

سپیکر نے کہا کہ ہمارے بعض آئرش مشنری بھی افریقہ میں جاتے ہیں اور وہاں ہم نے بھی کچھ سکول کھولے ہوئے ہیں اور ان سکولوں سے تعلیم یافتہ لوگ مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

صدر صاحب جماعت آئرلینڈ بھی اس ملاقات میں ساتھ تھے۔ صدر صاحب نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ کے سکول اللہ کے فضل سے ملک میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ ان سکولوں سے پڑھے ہوئے لوگ حکومت کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے سکولوں میں دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور اس میں آزادی ہے۔ زبردستی نہیں ہے کہ ایک ہی مذہب کی تعلیم دی جائے۔ ہر مذہب کے طلباء اپنی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس بات پر سپیکر صاحب بہت حیران ہوئے۔

سپیکر صاحب نے کہا کہ میں انسانیت کی خدمت پر یقین رکھتا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ انسان خدا کو پہچانے، خدا سے تعلق پیدا ہو اور پھر ہر انسان دوسرے انسان کا حق ادا کرے اور ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام تو بڑا پُر امن مذہب ہے۔ لیکن انتہا پسند مسلمان اور دہشتگرد اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا اس دہشتگردی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ انصاف نہیں ہے کہ کسی شخص یا کسی گروپ کی غلطی سے اس کے مذہب کو بدنام کیا جائے۔

اس پر سپیکر نے کہا کہ بعض جگہ تو عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: عیسائیوں کی طرف سے جو ظلم ہو رہے ہیں لیکن ان کے مذہب کا نام کوئی نہیں لیتا کہ یہ ظلم عیسائیوں نے کیا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کرتا ہے تو اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔

ملاقات کے دوران دیگر مختلف امور اور مسائل پر بھی گفتگو ہوئی اور تبادلہ خیال ہوا۔

ملاقات کا وقت 15 منٹ طے تھا لیکن یہ ملاقات 45 منٹ تک جاری رہی۔ سپیکر کے سیکرٹری ان کو وقت کے بارہ میں بتاتے رہے کہ اب پارلیمنٹ کا سیشن شروع ہونے والا ہے اور اس میں تاخیر ہو رہی ہے۔ لیکن سپیکر نے ان پیغامات کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور وہ مسلسل 45 منٹ تک بیٹھے رہے۔

گیارہ بجکر 45 منٹ پر یہ ملاقات ختم ہوئی۔